صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل 22 دسمبر 2015ء بمطابق 10 ربیع الاوّل 1437 ہجری بعد از دوپہر دو بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَO لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَO قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَO وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ ءَاتٰىكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

(ترجمہ): کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کا جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کیئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا

پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

ڈپٹی سپیکر کا انتخاب

Mr. Speaker: Before commencement of the election, the Secretary, Provincial Assembly shall read out the names of candidates for the office of Deputy Speaker alongwith their proposers. Secretary Sahib, please.

(سیکرٹری صوبائی اسمبلی جناب کفایت اللہ خان آفریدی کی جانب سے امیدواروں اور ان کے تجویز کنندگان کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ امیدواروں میں محترمہ مہرتاج روغانی صاحبہ، ایم پی اے اور ارباب اکبر حیات صاحب، ایم پی اے شامل ہیں۔ محترمہ مہرتاج روغانی صاحبہ، ایم پی اے جن کے تجویز کنندہ گان میں محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ، جناب حبیب الرحمان صاحب، محترمہ دینا ناز صاحبہ، سردار سورن سنگھ صاحب اور جناب شوکت علی یوسفزئی صاحب شامل ہیں۔ ارباب اکبر حیات صاحب ایم پی اے کے تجویز کنندگان میں جناب جعفر شاہ صاحب اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، اراکین اسمبلی شامل ہیں۔ سیکرٹری صوبائی اسمبلی جناب کفایت اللہ خان آفریدی نے انتخاب کے قواعد وضوابط اور طریقہ کار اراکین اسمبلی کو بتادیئے)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! ایک اہم بات کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جن امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہو رہا ہے، جناب سپیکر صاحب! جب سیکرٹری صاحب بیلٹ پیپر جاری کرینگے اور ووٹر جب کراس کا نشان لگا کر ووٹ ڈالنے کیلئے آئے گا تو جو Back side پر مہر ہو گی، وہ دونوں ایجنٹوں کو ضرور دکھانا چاہیے تاکہ اس حکومت کی طرف سے کوئی رولا نہ پڑے اور نہ اپوزیشن کی طرف سے رولا پڑے، ویسے بھی ہم آپ پر بڑا اعتماد کرتے ہیں، آپ Fair election کروائینگے تھوڑا سا، صبح ہوا ہے کہ جو بوتھ، سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہمیں بڑا سر! آپ کے اوپر اعتماد ہے کہ آپ Fair election ان شاءاللہ کروائیں گے۔

جناب سپیکر: بالکل، میں نے، اچھا اپنے ایجنٹس جو جو جس کے ایجنٹس ہیں، وہ تو اس کے مطابق ادھر آ سکتے ہیں، بیٹھ جائیں ادھر اور اپنے اپنے ایجنٹس ادھر بیٹھ جائیں اور دوسری بات یہ ہے کہ میں نے ارباب اکبر حیات اور میڈم مہر تاج روغانی کو وزٹ کروایا اور ہم نے ایک مشورے سے سب کچھ کیا ہے، بہر حال جو پروسیجر ہے، آگے آپ اپنا پروسیجر شروع کریں۔ جس کے جو ایجنٹس ہیں، وہ ادھر آ کر بیٹھ جائیں، یہ ایجنٹس کی سیٹ ادھر رکھیں، ایجنٹس سے ہماری ریکویسٹ ہے کہ آجائیں اور یہ پولنگ باکس خود اپنے ہاتھ سے سیل کروائیں، آپ چیک کر لیں۔ جعفر شاہ صاحب، ڈاکٹر حیدر صاحب، پلیز آپ چیک کر لیں اس کو۔

(اس مرحلہ پر بیلٹ بکس کا معائنہ کیا گیا اور ہاؤس کو دکھائے گئے)

(اس مرحلہ پر سیکرٹری صوبائی اسمبلی کی نشست کے سامنے امیدواروں کے پولنگ ایجنٹس بیٹھ گئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ اللّٰہِ کر لیں جی۔ اچھا جی، بِسۡمِ اللّٰہِ کر لیں بِسۡمِ اللّٰہِ۔ سیکرٹری صاحب سے مشورہ کر لیں جو رولز کے مطابق ہے، اس کے مطابق کر لیں۔

(اس مرحلہ پر انتخاب کے انعقاد کا باقاعدہ آغاز کیا گیا)

(شور)

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات سے ریکویسٹ کرتے ہیں، I will check, I will check، اکبر! اس کو کہہ دیں، یار! ٹائم، جلدی ختم کرو۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، یہ الیکشن ہمیں کسی صورت قبول نہیں ہے، بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اکبر، اکبر یار! چھوڑو۔

(شور)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جانے دیں، میں چیک کرتا ہوں، میں ابھی جو بھی ہو، اس کو میں۔

ارباب اکبر حیات: جناب! ووٹ دکھائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں میں، میں بالکل دیکھتا ہوں، جو بھی ہوگا میں بالکل اس کو جانے نہیں دونگا، آپ بس بِسۡمِ اللّٰہِ۔ یہ آپ پلیز، ہاؤس آرڈر میں رکھ لیں۔

(شور)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کے بعد میں آپ کو جو بھی، یہ بات نوٹ کر لیں، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، جس نے بھی ووٹ دکھایا، اس کا ووٹ میں کینسل کروادوں گا، بالکل اس کا ووٹ میں کینسل، جس نے بھی دکھایا۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ پلیز، بیٹھ جائیں، اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں پلیز، پلیز پلیز، آپ بیٹھ جائیں اپنی اپنی سیٹوں پر، اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔ ارباب صاحب! سائڈ پر جائیں پلیز، شاہ فرمان صاحب تھوڑا سائڈ پر ہو جائیں پلیز، سائڈ پر ہو جائیں، پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! دیکھیں، یہ رولز تو نہیں ہیں، وہ کس طرح۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار، یار، وہ اس کو انسٹرکشنز، یار! یہ اکبر، اکبر! کسی، یہ ایسے ہی شور۔

(شور اور مداخلت)

جناب سپیکر: یار! یہ ایک، اکبر اکبر، میڈم، آپ تھوڑا گزارہ بھی کریں نا پلیز، میں نہیں ہونے دوں گا، کوئی بھی ہوگا، میں نہیں ہونے دوں گا۔ آپ یقین رکھیں، میں کسی کو نہیں ہونے دوں گا، یار! فضل الٰہی، فضل الٰہی یار، پلیز پلیز، دوئ چي شو شا نه وی جوړه کړی نو۔

(اس مرحلہ پر ووٹنگ کا سلسلہ دوبارہ بحال ہو گیا)

ایک رکن: سر چائے کا وقفہ۔

جناب سپیکر: وقفہ نہیں ہو گا، جس نے چائے پینی ہے، وہ خود جائیں گے ادھر اور وہ تقریباً دس پندرہ منٹ بعد چائے لگ جائے گی، ووٹنگ جاری رہے گی جو بھی ایم پی ایز صاحبان 'ریفریشمنٹ' کرنا چاہیں، چائے لگی ہوئی ہے، بے شک آپ جا سکتے ہیں اس اولڈ اسمبلی ہال میں، ووٹنگ جاری رہے گی اور میں اس موقع پر تمام معزز ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بہت Peacefully اور ہمارا اپنا جو کلچر ہے، اس کے مطابق ہم نے یہ سارا سلسلہ مکمل کیا ہے تو میں اپنے تمام ایم پی ایز کا، تمام اسمبلی ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ معزز اراکین اسمبلی! ڈپٹی سپیکر کا انتخاب مکمل ہو گیا ہے، ووٹوں کی گنتی کے مطابق محترمہ مہر تاج روغانی صاحبہ نے 77 ووٹ حاصل کئے ہیں (تالیاں) جبکہ اس کے مدمقابل امیدوار ارباب اکبر حیات صاحب، ایم پی اے نے 37 ووٹ حاصل کئے ہیں (تالیاں) جبکہ 04 ووٹ مسترد قرار پائے گئے، ایک ووٹ کینسل قرار پایا گیا، لہذا مہر تاج روغانی صاحبہ کو ڈپٹی سپیکر کے عہدے کیلئے کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔ (تالیاں) اب میں محترمہ مہر تاج روغانی سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ڈائس پر۔

(شور)

جناب سپیکر: خاموش پلیز، میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ ڈائس پہ آکر ڈپٹی سپیکر کے عہدے کیلئے حلف اٹھائیں، میڈم مہر تاج روغانی!

(تالیاں)

حلف وفاداری ڈپٹی سپیکر

(اس مرحلہ پر محترمہ مہر تاج روغانی نے بحیثیت ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 2.00 pm.

آوازیں: مبارک باد دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، کون بات کرنا چاہتے ہیں؟ اکبر حیات، پلیز۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں مبارک باد پیش کرتا ہوں نومنتخب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ کو کہ آج وہ شکر ہے کہ ایک سال بعد الیکشن میں منتخب ہو گئیں، جو خوف اور ڈر ان کے ذہنوں میں تھا، ایک سال بعد وہ نکل گیا اور آج وہ منتخب ہو گئیں۔ دوسری بات میں اپنے اپوزیشن بھائیوں کا، تمام پارٹیوں کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا اور مجھے ڈپٹی سپیکر کیلئے نامزد کر دیا، میں مشکور ہوں تمام پارٹیوں کا۔ جناب سپیکر، جمہوری اور جمہوری ایوانوں میں ہار جیت نہیں ہوتی بلکہ مقابلہ ہوتا ہے اور الحمدللہ ہم نے مقابلہ کیا ہے (تالیاں) اور اس مقابلے میں میں سمجھتا ہوں کہ جیت پی ٹی آئی کی ہوئی لیکن الحمدللہ اس مقابلے کے بعد ہماری اپوزیشن متحد ہو گئی۔ (تالیاں) اس کے بعد نہ اس میں کوئی دراڑ آئے گی، نہ اس میں کوئی نفاق آئے گا ان شاءاللہ، ہمارا ایجنڈا بھی ایک ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال بعد یہ اسمبلی آئینی اسمبلی ہو گئی کیونکہ جس اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر نہ ہو، اس کا اجلاس بلانا اور وہ اجلاس کو طول دینا میرے خیال میں اخلاقی طور پہ بھی صحیح نہیں تھا اور آئینی طور پہ بھی صحیح نہیں تھا، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شاءاللہ آج کے بعد اسمبلی اس انداز میں چلے گی کہ جس سے ہمارے خیبر پختونخوا کے عوام کو پتہ چلے گا کہ اپوزیشن نے اپنا کردار صحیح معنوں میں ادا کر دیا۔ ایک دفعہ پھر میں اپنی محترمہ کو ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب اور اس کے بعد نگہت اورکزئی، پھر میں میڈم سے ریکویسٹ سے کروں گا۔ جناب لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر، مہر تاج روغانی صاحبہ کو As a Deputy Speaker منتخب ہونے پر میں اپوزیشن کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور سپیکر صاحب! آپ کو بھی کہ یہ ایک ڈپٹی سپیکر کا الیکشن کروانا "کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے "ایک سال طویل عرصہ سے یہ اسمبلی آپ ایڈ جرن کرتے رہے اور ہونا چاہیے تھا کہ اپنے ٹائم پہ انتخاب ہوتا، ہمیں ہو سکتا ہے کہ حکومت کی جانب سے کوئی یہ کہے کہ پچھلے ادوار میں بھی اس طرح ہوتا رہا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک

غلطی پہلے ہوئی تو اس کا مقصد یہ نہیں کہ وہ غلطی ہم دہراتے رہیں اور اس کو ایک مثال بناتے رہیں جناب سپیکر! لیکن یہ جمہوریت کا ایک حسن ہے اور الیکشن کروانا اور یہاں پر حکومت کی طرف سے اپوزیشن کی طرف سے عہدے کیلئے نامزد ہونا در اصل ہم اپنے اس ایوان کو ایک آپشن بھی دیتے ہیں، ووٹ ڈالنے کیلئے جو طریقہ کار ہے تو اس کا مقصد بالکل یہ نہیں ہے کہ ہم خدانخواستہ یہاں پر ایک ایسا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں کہ جس میں ہم کل ایوان کو اس مستحسن طریقے سے نہ چلا سکیں، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایوان ہماری بھی کوشش ہو گی، حکومت کی طرف سے بھی ہونا چاہیے اور جناب سپیکر! آپ کی طرف سے بھی کہ وہ اس ضابطے کے تحت چلے کہ جو اس اسمبلی کیلئے بنایا گیا ہے، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر تو اس ایوان کے کسٹوڈین ہوتے ہیں، کبھی کبھار ہمیں کوئی گلہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کی مرضی جب شامل نہ ہو تو اس کو سہولت دی جاتی ہے جناب سپیکر، تو ہمیں یہ امید رہے گی کہ کہ یہ سہولت فراہم نہیں کرنی چاہیے بلکہ اسی انداز میں جس طرح حکومت کا حق اس ایوان میں ہے، اسی طرح اپوزیشن کے لوگوں کا حق بھی اس ایوان میں ہے۔ کل جو مسئلہ پیدا ہوا جناب سپیکر، مجھے افسوس ہے کہ اس اسمبلی کی تاریخ میں تحریک استحقاق جو ہے، ووٹ کے ذریعے سے فیل نہیں کی گئی اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے، مجھے افسوس ہے اور حکومت کی جانب سے جو رویہ روا رکھا گیا تھا، اس پر مجھے افسوس ہے کہ یہ ایک استحقاق کا مسئلہ تھا، ایک ایم پی اے کا مسئلہ نہیں تھا، ایم پی اے کا مطلب یہ ہے کہ یہ پورے ایوان کے ایم پی ایز کا مسئلہ تھا، اگر وہ کمیٹی میں چلا جاتا تو کیا ہو جاتا؟ وہ کمیٹی اس لئے بنائی گئی ہے کہ اگر کوئی مسئلہ ایسا آئے ایوان میں اور اس میں بحث اسمبلی میں اس طرح نہیں ہو سکتی تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ کمیٹی میں بیٹھ کے اس ادارے کا جس کا استحقاق مجروح ہوا ہو، اس ادارے کو بھی بلایا جائے اور یہاں کے جو ممبران اس کمیٹی کیلئے آپ نے منتخب کئے ہیں، اس کا چیئرمین آپ نے منتخب کیا ہے جناب سپیکر! تو اگر اس کمیٹی میں اس پہ کوئی ڈسکشن ہو جائے تو وہ کونسی ایسی معنی رکھتا ہے کہ اس کمیٹی میں کیس نہیں جانا چاہیے؟ اور ہم کل کہتے رہے کہ جو ڈسکشن آپ ان کے ساتھ ویسے کرنا چاہتے ہو تو اگر ایک لیگل طریقے سے اس پہ ڈسکشن کمیٹی میں ہو جائے تو اسمیں کیا مانع ہے جناب سپیکر! اس پہ ڈسکشن ہو جاتی تو مسئلہ، آپ یہاں پہ ان کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں، وہ کمیٹی میں باقاعدہ طور پر بات ہو سکتی ہے اور خوش اسلوبی

سے اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا تھا لیکن مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ اس مسئلے کو پرسنل لیا گیا اور یہ جو ہے ایوان کے ساتھ زیادتی ہے اور یہ جو کچھ ہوا، کل ہم نے اس پہ احتجاج بھی کیا تو یہ روایات جو ہم غلط ڈال رہے ہیں، جو مثال اس تاریخ میں اس کی نہیں ملتی ہے، وہ مثال آپ اس میں ڈال رہے ہیں تو یہ اس ایوان کے ساتھ بھی زیادتی ہے، ان ممبران کا جو استحقاق مجروح ہوتا ہے، ان کے ساتھ بھی زیادتی ہے جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں، اس ایوان کو انتہائی، یہ سنجیدہ ایوان ہے اور اس کے ممبران قوم سے منتخب ہو کر یہ ممبران آتے ہیں، یہاں پہ اگر مسائل بھی ڈسکس ہوں، کوئی ایشو بھی آئے تو وہ انتہائی سنجیدگی سے اس کو اٹھانا چاہیے، نہ کہ اس کو پرسنل لے کر اس کو غیر سنجیدہ عمل بنادیا جائے جناب سپیکر! تو میں ایک دفعہ پھر مبارک باد بھی دیتا ہوں، شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، جناب سپیکر! آپ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آج یہ الیکشن پایہ تکمیل تک پہنچ گیا، بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم نگہت اورکزئی! اپنے مائیک پہ جائیں، وہ کھلے گا، یہ نہیں کھلے گا۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے" آج ایک سال کے بعد یہ اسمبلی جیسا کہ ارباب اکبر حیات صاحب نے جو کہا کہ آئینی ہو گئی اور ایک سال کی طوالت کے بعد کیونکہ جو لوگ بھی یہاں پہ آتے تھے، ہماری اسمبلی میں وہ سنجیدگی نہیں ہوتی تھی، سب سے پہلے تو میں یہاں پر اپنی پارٹی کی طرف سے، اپوزیشن کی طرف سے ڈاکٹر صاحبہ کو ان کی جیت پر مبارکباد دونگی اور میں یہ توقع رکھونگی کہ ڈاکٹر صاحبہ جو کہ پہلی منتخب ہماری ڈپٹی سپیکر ہیں تو آج اس ایوان میں اپوزیشن نے مقابلہ تو خوب کیا اور میں ارباب اکبر حیات صاحب کو بھی اس مقابلہ کرنے پر ان کو بھی مبارک باد دونگی کیونکہ مقابلہ کرنا جو ہے، وہ ایک صحت مند جو ایک جمہوری عمل ہے، اس کا ایک حصہ ہوتا ہے، ہار جیت جو ہوتی ہے، یہ کوئی معنی نہیں رکھتیں، آپ جیت گئے کیونکہ آپ عددی تعداد میں ہم سے زیادہ تھے، ہم ہارے لیکن اخلاقی طور پہ ہماری جیت اس لئے ہوئی کہ ہم نے ایک سال تک، ایک سال تک ہم لوگوں نے یہاں سے بات کی، یہاں سے بات اٹھتی رہی اور بالآخر آج ڈاکٹر صاحبہ اس مسند پہ بیٹھ گئی ہیں جہاں پہ کہ میں ان سے امید رکھتی ہوں، جہاں پہ میں ان سے توقع رکھتی ہوں کہ وہ پہلی ہماری جو منتخب ڈپٹی سپیکر صاحبہ کے طور پہ اس مسند پر بیٹھی ہیں تو میں ان سے یہ ضرور توقع رکھوں گی کہ وہ اب

وہ Gender 124 Constituencies کو پکارا کرینگی، 99 Constituencies کے بجائے discrimination جو ہوتا تھا، وہ میرا خیال ہے ابھی آپ کیلئے، آپ کے لوگوں نے ووٹ دے کر یہ ثابت کر دیا کہ یہ آپ جو ہیں ایک منتخب نمائندہ ہیں اس ایوان کی، سپیکر ہیں اور اس میں Gender کی کوئی بات نہیں ہے۔ آج سب لوگوں نے دیکھا، KPK کے عوام نے دیکھا کہ آج اگر خواتین نے اور ینارٹی نے جن کو کہیں اس ہاؤس کا حصہ نہیں سمجھا جاتا تھا، آج انکا بھی ایک ووٹ شمار ہوا ہے، دو یا تین ووٹ شمار نہیں ہوئے ہیں تو میں آپ سے توقع یہی کرتی ہوں کہ آپ اس Gender discrimination جو کہ اس اسمبلی میں ہوتا ہے، اس کو ختم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کریں گی اور جو کل کا رویہ ہے جناب سپیکر صاحب، میں اب اس بات پہ آنا چاہونگی کہ کل جو رویہ اختیار کیا گیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! اگر مختصر کریں، اذان کا ٹائم بالکل قریب ہے، میں چاہتا ہوں کہ ایک ایک، دو دو منٹ اور بھی بول لیں تو مہربانی ہو گی۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> سر، ایک سیکنڈ میں بات کروں، ایک سیکنڈ میں، سر، ایک سیکنڈ میں بات کرونگی۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> میں اس پہ نہیں جانا چاہتی ہوں کیونکہ وہ لطف الرحمان صاحب نے بات کر دی ہے۔ سر، جب کوئی بھی اپوزیشن واک آؤٹ کرتی ہے تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی منانے کیلئے جاتا ہے لیکن یہاں پہ وہ تہذیب، وہ روایت بھی ختم ہو گئی، اب یہ تبدیلی ضرور آ گئی، اب تو جو بات میں کرنے جارہی ہوں، وہ یہ کرنے جارہی ہوں کہ کل کے رویے کے بعد کمیٹیوں میں جانے سے آپ کی حکومت کیوں ڈرتی ہے؟ اگر کوئی کو ئسچن ہوتا ہے، کوئی تحریک استحقاق ہوتی ہے، کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو وہاں پہ تو اچھے طریقے سے بات ہو جاتی ہے اور معاملہ Solve ہو جاتا ہے، میں صرف یہی بتانا آپ کو چاہتی تھی کہ جناب سپیکر صاحب! جب کوئی بھی اپوزیشن کا کوئی رکن، کوئی بھی، میں نے یہ ماضی میں، کیونکہ بارہ سال سے الحمد للہ میں اس اسمبلی کا حصہ رہی ہوں اور ابھی تک ہوں، جب تک 2018 میں نئے الیکشنز نہیں ہو جاتے، اسکے بعد دیکھیں گے کہ "کون جیتا ہے تیری زلف

کے سر ہونے تک" لیکن بات یہ ہے کہ کم از کم اتنا کہتی ہوں کہ اپوزیشن کو بھی وہی احترام دیا جائے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، بہت مہربانی۔ میڈم ہمارے پاس ٹائم بہت شارٹ ہے، میں چاہتا ہوں کہ جو جو Main نمائندگی ہو، وہ بات کر لیں، پھر ڈاکٹر حیدر اور مشتاق غنی صاحب حکومت کی طرف سے بات کر لیں گے، سکندر خان اور نلوٹھا صاحب بھی ایک دو منٹ میں بات کر لیں گے تو جعفر شاہ صاحب اور آخر میں میڈم انکا شکریہ ادا کر لیں گی۔ جی جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں میڈم کو مبارکباد دیتا ہوں، دلی مبارکباد دیتا ہوں، اس توقع کے ساتھ کہ ان شاءاللہ یہ امید ہے ہماری بلکہ یقین ہے کہ یہ ہاؤس کو اچھے طریقے سے چلائیں گی اور بڑی خوشی ہوئی جناب سپیکر صاحب! کہ آج آپ کی بھی جان چھوٹ گئی ہے، ایک سال بہت تھک گئے تھے۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب جعفر شاہ: وہ سکندر خان نے میری توجہ اس طرف دلائی لیکن یہ اچھا ہوا کہ قومی وطن پارٹی حکومت کا حصہ بن گئی ورنہ یہ مزید ایک سال لیٹ ہو جاتا تو میں دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں اور اس امید کے ساتھ ان شاءاللہ اچھا ہوگا۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ سکندر خان۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ زه د خپل اردو؟ بہت شکریہ، جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا، میں سب سے پہلے تو مہر تاج بی بی کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آج نہ صرف ہمارے صوبے کی ڈپٹی سپیکر بنی ہیں بلکہ، انہوں نے ایک تاریخ بھی رقم کی ہے کہ وہ اس صوبے کی پہلی خاتون ڈپٹی سپیکر بنی ہیں، (تالیاں) تو اس حوالے سے ان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں جی۔ میں اس موقع پہ اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مثبت کردار ادا کیا اور بڑے اچھے ماحول میں یہ الیکشن Conduct ہوئے، اس پہ ہم ان کے بڑے مشکور ہیں اور میں یہ

سمجھتا ہوں کہ مہر تاج بی بی کا ایک وسیع تجربہ ہے اور ان کے آنے سے یہ ہاؤس اور بھی اچھے اور بہتر انداز سے چلے گا اور ہماری یہ امید ہے کہ یہ اپوزیشن اور حکومت دونوں کی مل کر ڈپٹی سپیکر ہونگی اور اس ہاؤس کو اکٹھے یہ چلائیں گی جی۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اور اس کے بعد ڈاکٹر حیدر صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ کو آج اس انتخاب میں کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ ان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس کو بزنس رولز کے مطابق چلانے کی کوشش کریں گی اور میں بہت زیادہ مشکور ہوں اپوزیشن لیڈر مولانا لطف الرحمان صاحب کی پوری پارٹی جے یو آئی کا، عوامی نیشنل پارٹی، پیپلز پارٹی اور ان تمام اپوزیشن جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج انہوں نے جس طرح ارباب اکبر حیات صاحب کو ووٹ دیکر اپنی اجتماعیت کا اور اتفاق و اتحاد کا جو مظاہرہ کیا، میں اس پر سلام پیش کرتا ہوں اپوزیشن کو اور جناب سپیکر صاحب، یقیناً کامیابی مہر تاج روغانی صاحبہ کو ملی لیکن اس کامیابی میں اپوزیشن کا اہم رول ہے، چونکہ اپوزیشن پچھلے ڈیڑھ سال سے، سوا سال سے اس الیکشن کیلئے جہد وجہد کرتی رہی، آج میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کو وہ ہدف مل گیا جس کیلئے انہوں نے جہد وجہد کی ہے اور حکومت کا خوف، سکندر شیر پاؤ خان کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے حکومت کا خوف نکالا اور آج الیکشن میں حکومت آئی، گو کہ جناب سپیکر صاحب! آج بھی اس الیکشن میں جو دھونس اور دھاندلی دکھائی گئی اور جس طریقے سے یہ الیکشن جیتا گیا لیکن پھر بھی میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جی۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اللہ کا، اللہ کا خوف کریں جی، اللہ کا خوف کریں جی، اللہ کا خوف کریں، کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے اور پورا میڈیا بھی ادھر ہے اور کوئی اس قسم کا ایک ووٹ، ایک ووٹ کو میں نے، جو مجھے اندازہ ہو گیا، میں نے کینسل کروایا، یہ اس بات کی شفافیت کا۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، اگر یہ آج کا الیکشن آزادنہ ماحول میں ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ ارباب اکبر حیات صاحب یہ الیکشن جیتے (قہقہے) لیکن پھر بھی شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ڈاکٹر حیدر صاحب! ڈاکٹر حیدر۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ): شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ کو پہلی خاتون ڈپٹی سپیکر صوبے کی تاریخ میں منتخب ہونے پہ مبارکباد پیش کرتاہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں جناب ارباب اکبر حیات صاحب اور اپوزیشن کو بھی اس بات پہ مبارکباد پیش کرتاہوں کہ جو انہوں یہ سیاسی اور جمہوری رواداری کا آج مظاہرہ کیا ہے اور جس خندہ پیشانی سے یہ عمل اختتام کو پہنچا ہے، میں سپیکر صاحب! اور آپ کی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرتاہوں اور ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتاہوں کہ انہوں نے بھی بڑا اچھا رول پلے کیا ہے اور جو ماحول آج یہاں پہ قائم ہوا ہے، ہم سب کو کوشش کرنی چاہیئے، حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کو کہ اس کو ہم برقرار رکھنے میں اپنا ایک کردار ادا کریں اور کوئی ایسی بدمزگی نہ ہو کیونکہ ہم جس صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں، وہ روایات سے بھرپور ہے، وہاں پہ ایک ہماری فطرت میں جمہوریت ہے، ہم جرگوں کے لوگ ہیں، یہ ہمارا سب سے بڑا منتخب جرگہ ہے تو یہاں پہ آکے ہم جمہوری انداز میں اگر ہم اپنے مسائل آئندہ بھی حل کریں گے اور میڈم صاحبہ سے ہمیں توقع ہے کہ وہ اس میں اپنا ایک بھرپور کردار ادا کریں گی۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں میڈم مہر تاج روغانی صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتاہوں، سارے ایوان کی طرف سے اور ارباب اکبر حیات خان کو بھی بالخصوص کہ جمہوریت کے حسن کے مطابق، روح کے مطابق انہوں نے الیکشن Contest کیا، یہی جمہوری روایات ہیں اور بڑے احسن طریقے سے اور بھائی چارے کی فضا میں یہ الیکشن انجام بخیر ہوا اور ہمیں تو جناب سپیکر! آپ سے گلہ رہتا ہے کہ آپ Discrimination ہمارے ساتھ کرتے ہیں اور ہمیں کم وقت دیتے

ہیں، اپوزیشن کو زیادہ ٹائم دیتے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اپوزیشن نے آج کہا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی Discrimination ہوتی ہے لیکن میرے خیال میں یہ ان کی طرف سے ناانصافی ہے، آپ واقعی ان کو بہت ٹائم دیتے ہیں، باقی کوئی کفر نہیں ٹوٹا خدا خدا کرکے، ہم نے اس ایوان میں ڈھائی سال گزارے ہیں اور بغیر ڈپٹی سپیکر کے گزارے اور وہ پانچ سال گزار کے میں نگہت، سکندر شیر پاؤ صاحب اسی ایوان کے اندر تھے تو یہ حکومتوں کے اپنے Arrangements ہوتے ہیں اور اب ہو گیا ہے آج خدا کے فضل سے، تو یہ ہم سب کیلئے باعث مسرت ہے اور خاتون ممبر Elect ہوئی ہیں، ہماری ہسٹری میں پہلی دفعہ، یہ بہت بڑے Honour کی بات ہے اور ان شاءاللہ آئندہ بھی ہم ایسے ہی چلتے رہینگے اور نلوٹھا صاحب! آئندہ ہم آپ سے دھاندلی کرنا بھی سیکھیں گے ان شاءاللہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میڈم مہر تاج روغانی۔

(تالیاں)

<u>محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر):</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سب سے پہلے میں اللہ کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اس نے مجھے اس مقام پر اور یہ عزت دی، اس کے بعد میں اپنی لیڈر شپ کا اور چیف ایگزیکٹیو کا کہ اس نے مجھ پر اعتماد کیا And ٹرسٹ کیا اور مجھے اس قابل سمجھا۔ Now I hope کہ میں ان کی Expectation پر پوری اتروں گی، My figure will be like a motherly figure and (Applause) ایک ماں کیلئے سارے بچے برابر ہوتے ہیں، چاہے وہ رائٹ پر بیٹھتے ہیں، چاہے وہ بچے اس سائڈ پر بیٹھتے ہیں، So I will be treating ، ایک Mother کیلئے سارے بچے، You all be equal because you equal Insha Allah o Tahala, Rahman o Raheem، اس کے بعد میں شکریہ تو اپنے سارے، اپنی پارٹی کا، اپنی کولیشن پارٹی کا، اپوزیشن کا، And even I would like to thank you people because what happened last night when I went to your rooms،

آپ نے اتنی خوشی سے ہمیںEntertain کیا،And thank you very much،ساری اپوزیشن کا بھی Thanks ادا کرتی ہوں۔ Regarding نگہت بی بی کا سوال ان شاءاللہ I will be using a genderless now and it will be a genderless for the Assembly (تالیاں) اس پر میں ختم کرتی ہوں۔ حدیث شریف ہے کہ خدا جتنا زیادہ آپ کو،Sort of you know power دیتا ہے، اتنا آخرت میں امتحان مشکل ہوتا ہے، تو خدا مجھے، میرے لیے آپ سب دعا کریں کہ خدا مجھے اس امتحان میں کامیاب کرے کیونکہ آخرت کا امتحان بہت زیادہ سخت ہوتا ہے، تو خدا کرے کہ میں کامیاب ہو جاؤں۔ تھینک یو ویری مچ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned till 02:00 pm of Friday afternoon, 8th January, 2016.

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی جمعۃ المبارک 8 جنوری 2016 کی دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

میں ڈاکٹر مہر تاج روغانی صدق دل سے حلف اٹھاتی ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کی حامی ووفادار رہوں گی،

کہ بحیثیت ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گی،

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہوں گی جو کہ قیام پاکستان کی بنیاد ہے،

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثرانداز نہیں ہونے دوں گی،

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گی اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گی،

اور یہ کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گی۔

اللہ میری مدد اور راہنمائی فرمائے (آمین)